مجید امجد

سالِ ولادت: ۱۹۱۴ء　　　　　　　　　　　　　　سالِ وفات: ۱۹۷۴ء

مجید امجد جھنگ میں پیدا ہوئے۔ اصلی نام عبدالمجید تھا۔ والد کا نام علی محمد تھا جو محکمہ تعلیم سے منسلک تھے۔ وہ چھے ماہ کی عمر میں ماں کے سائے سے محروم ہو گئے۔ ان کی عمر تین سال کی تھی کہ والد نے دوسری شادی کر لی۔ گھریلو حالات ناسازگار ہو گئے تو نانا میاں نور محمد اپنی بیٹی کی نشانی کو اپنے ساتھ لے گئے اور ان کی پرورش کی ساری ذمہ داری اپنے ذمے لے لی۔ ان کے نانا اپنے وقت کے عالم، فقیہ، محدث اور ماہر طبیب تھے۔ لہٰذا انھوں نے دینی تعلیم کے علاوہ ابتدائی تعلیم بھی انھی سے حاصل کی۔ مجید امجد نے عربی اور فارسی کی تعلیم بھی اپنے نانا ہی سے حاصل کی۔

مجید امجد بھی اپنے نانا کی طرح بہت ذہین تھے۔ ان کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ صرف پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید، گلستان، بوستان، پند نامہ عطا وغیرہ پڑھ چکے تھے۔ اسلامیہ ہائی سکول جھنگ سے ۱۹۳۰ء میں میٹرک پاس کیا۔ ۱۹۳۲ء میں گورنمنٹ کالج جھنگ سے ایف اے پاس کیا اور ۱۹۳۴ء میں اسلامیہ کالج لاہور سے بی۔ اے پاس کیا۔

بی۔ اے پاس کرنے کے بعد مجید امجد جھنگ ہی میں محکمہ "دیہات سدھار" میں ملازم ہو گئے۔ بعد میں ہفت روزہ "عروج" کے ایڈیٹر ہو گئے۔ ۱۹۳۹ء میں "عروج" سے الگ ہو کر ڈسٹرکٹ بورڈ جھنگ میں ملازم ہو گئے۔ ۱۹۴۲ء میں محکمہ خوراک میں ملازم ہو گئے۔ دورانِ ملازمت زیادہ تر ساہیوال رہے اور یہیں سے ریٹائرڈ ہو گئے۔ اس دوران میں مقامی طور پر ان کی شخصیت شعری و ادبی ماحول کا محور بنی رہی۔ ۱۱ رمئی ۱۹۷۴ء کو ساہیوال میں ان کا انتقال ہوا اور ان کے آبائی شہر جھنگ میں دفن کیا گیا۔

مجید امجد کی ادبی زندگی کا آغاز زمانہ طالب علمی سے ہو گیا تھا لیکن ان کو شہرت ان کی وفات کے بعد ملی۔ انھوں نے ساری زندگی دکھ اٹھائے۔ پہلے ماں باپ کی جدائی، پھر ازدواجی زندگی کی ناکامی اور اولاد سے محرومی، ان سب باتوں نے مل کر مجید امجد کی زندگی کو تلخ بنا دیا تھا مگر انھوں نے کبھی کسی پر اپنے دکھوں کا اظہار نہیں کیا بلکہ خود کو شاعری کی دنیا میں گم کر لیا۔ گھر سے دفتر، دفتر سے گھر یا "بزمِ فکر و ادب" کی لائبریری تک خود کو محدود رکھا۔

مجید امجد دبستانِ لاہور کے وہ شاعر ہیں جن کے ہاں موضوعات، اسالیب اور ہیئتوں کا حیرت انگیز تنوع نظر آتا ہے۔ وہ موضوع کی مناسبت سے ہیئت کا انتخاب کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی ہر نظم ایک الگ ہیئت کی حامل ہے۔

مجید امجد کی شاعری غم کی ترجمان ہے۔ وہ کبھی کبھی مسکراتے بھی ہیں لیکن اس کے اندر بھی درد کی کسک صاف محسوس ہوتی ہے۔ ان کی نظم "پچاسویں پت جھڑ" اس کی واضح مثال ہے۔ مجید امجد کو مظاہر فطرت سے گہرا لگاؤ ہے لیکن اس کے لیے وہ حسین نظاروں کی مرقع نگاری کرنے کی بجائے اپنے گرد و پیش کے ماحول کی عکاسی کرتے ہیں یعنی کھیت کھلیان، فصلیں، ندی، نالے، راجباہ، نہریں اور اسی طرح دوسری چیزیں ان کی شاعری کا محور ہیں۔ وہ انھی مناظر سے شاعرانہ تخیل کی ایسی مسحور کن فضا پیدا کر دیتے ہیں کہ قاری حیران رہ جاتا ہے۔

مجید امجد جدید شاعری کے اہم ترین نمائندوں میں سے تھے۔ انھوں نے نئی نظم کو نئی علامات دیں، نئے استعاروں سے روشناس کرایا اور نئی نظم کی طرح نئی غزل کو جدت کا حامل بنایا۔ مجید امجد کی زندگی دُکھ اور کرب سے عبارت رہی۔ اسی لیے ان کے ہاں خود کلامی کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ ان کا مندرجہ ذیل مشہور شعر ان کی زندگی کی عکاسی کرتا ہے:

کٹی ہے عمر بہاروں کے سوگ میں امجدؔ
مری لحد پہ کھلیں جاوداں گلاب کے پھول

بے تحاشا دُکھ انسان کو قنوطیت پسند بنا دیتے ہیں مگر مجید امجد قنوطیت پسند نہ تھے۔ تاہم ان کی شاعری میں غالب رنگ حزنیہ ہے۔ مجید امجد ایک حساس انسان تھے۔ اسی لیے انھوں نے اپنی شاعری میں معاشرتی مسائل پیش کر کے اپنے معاشرے کی بھرپور عکاسی کی ہے۔

نظم "طلوعِ فرض" اس کی بہترین مثال ہے۔ اس میں صبح کے وقت انسان حیوان، چرند پرند، امیر غریب، افسر ملازم اور بھکاری سب اپنے اپنے طور پر تلاشِ معاش کے لیے نکل پڑتے ہیں کیونکہ یہی زندگی ہے۔ زندگی کو گزارنے کے لیے محنت ضروری ہے۔

طلوعِ فرض

سَحر کے وقت دفتر کو رواں ہوں
رواں ہوں ہمرہِ صد کارواں ہوں

....

کوئی خاموش پنچھی اپنے دل میں
امیدوں کے سنہرے جال بُن کے اڑا جاتا ہے چگنے دانے دنکے
فضائے زندگی کی آندھیوں سے
ہے ہر اک کو بچشمِ تر گزرنا مجھے چل کر اُسے اڑ کر گزرنا

....

وہ اک اندھی بھکارن لڑکھڑائی
کہ چوراہے کے کھمبے کو پکڑ لے صدا سے راہگیروں کو جکڑ لے
یہ پھیلا پھیلا' میلا میلا دامن
یہ کاسہ' یہ گلوئے شور انگیز مرا دفتر' مری مسلیں' مرا میز

....

چمکتی کار فراٹے سے گزری
غبارِ رہ نے کروٹ بدلی' جاگا اٹھا اک دو قدم تک ساتھ بھاگا
پیا پے ٹھوکروں کا یہ تسلسل
یہی پرواز بھی افتادگی بھی متاعِ زیست اس کی بھی' مری بھی

....

گلستاں میں کہیں بھونرے نے چوسا
گلوں کا رس شرابوں سا نشیلا کہیں پر گھونٹ اک کڑوا کسیلا
کسی سڑتے ہوئے جوہڑ کے اندر
پڑا اک رینگتے کیڑے کو پینا مگر مقصد وہی دو سانس جینا

....

سحر کے وقت دفتر کو رواں ہوں
رواں ہوں ہمرہِ صد کارواں ہوں

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیں:

i- مجید امجد نے اپنی نظم کا عنوان ''طلوعِ فرض'' کیوں رکھا ہے؟

ii- شاعر صبح کے وقت اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے کہاں اور کس کے ہمراہ جا رہا ہے؟

iii- شاعر کو اپنے اور پرندے اور اندھی بھکارن میں کیا مماثلت نظر آئی؟

2- سوالات کے درست جوابات کے گرد دائرہ لگائیں:

i- ''طلوعِ فرض'' کے شاعر کا نام کیا ہے؟

ا۔ فیض احمد فیض ب۔ ن۔م۔راشد

ج۔ جوش د۔ مجید امجد

ii- مجید امجد کی وجہِ شہرت کیا ہے؟

ا۔ سرکاری ملازمت ب۔ وسیع مطالعہ

ج۔ ادارت د۔ شاعری

iii- مجید امجد نے کس صنفِ شاعری کو خاص طور پر اپنایا؟

ا۔ غزل کو ب۔ نظم کو

ج۔ مرثیہ کو د۔ مثنوی کو

iv- مجید امجد کی شاعری کا مجموعی رنگ کیا ہے؟

ا۔ مزاحیہ ب۔ طنزیہ

ج۔ حزنیہ د۔ طربیہ

3- مندرجہ ذیل تراکیب کی وضاحت کریں۔

بچشمِ تر۔ گلوئے شورانگیز۔غبارِ رہ۔ متاعِ زیست۔ ہمرہِ صد کارواں۔

4- مصرعے مکمل کریں۔

i- کوئی خاموش پنچھی ....

ii- وہ اک اندھی بھکارن ....

iii- چمکتی کار ....

iv- گلستان میں کہیں ....

v- مگر مقصد وہی ....

5- مجید امجد پر سوانحی و تنقیدی نوٹ لکھیے۔

☆☆......☆☆......☆☆